سوال

(548)زیورطلائی ونقرئی کی زکواۃ کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیورطلائی ونقرئی کی زکواۃ کی نسبت کیا حکم ہے۔ دی جائے یا نہ دی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مستعملہ زیورکی زکواہ میں اختلاف ہے۔ میرے ناقص علم میں واجب نہیں۔ دیوے تو اچھا ہے۔

تنقید

از مولانا ابوالصمصام عبدالسلام صاحب مبارک پوری اعظم گڑھ۔

جامع ترمذی شریف میں ہے۔

"فراي بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین فی الحلی زمواۃ ما کان منہ ذہب وفضتہ وبہ یقول سفیان الثوري وعبداللہ ابن مبارک"

''یعنی بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین کے نزدیک سونا اورچاندی کے زیورمیں زکواۃ ہے۔ اورسفیان ثوری اورعبداللہ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔'' تحفۃ الاحوزی میں عمدۃ القاری شرح بخاری سے منقول ہے کہ یہی مزہب امام ابوحنفیہ اورآپ کے اصحاب کا بھی ہے۔ اورایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورعبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ سعید ابن المسیب اورسعید بن جبیر اورعطار اورمحمد بن سیرین اورجابر بن زید اورمجادہ اورزہری اورطاؤس اورمیمون بن مہران اورضحاک اورعلقمہ اوراسود بن عبدالعزیز اورزراالھدانی اوراوزاعی ابن شبرمہ اورحسن بن حی اورابن المنذر اورابن حزم کا قول ہے کہ (زیورمیں) زکواہ واجب ہے۔ ظاہرکتاب وسنت کی رو سے''

اورسبل السلام سے منقول ہے کہ اس مسئلہ میں چارقول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ زکواہ واجب ہے۔ اوریہ مذہب ہے ہاویہ اورسلف کی ایک جماعت کا اورامام شافعیؒ کا ان کے قول کے مطابق دوسرا قول یہ ہے کہ زیورمیں زکواۃ نہیں ہے۔ اوریہ مذہب ہے امام مالک۔ اورامام احمد۔ اورامام شافعی کا ان سے ایک قول کے مطابق کیونکہ سلف سے اقوال وارد ہیں۔

مثلاًابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے آثار اور جابر کی مرفوع روایت ہے۔ (لیس فی المحلی زکواۃ) سووہ بے اصل اور موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو تحفہ الاحوزی ص 13 ج 2۔ جو منتقضی ہیں کہ زیور میں زکواۃ نہیں ہے۔ لیکن صحیح حدیث مل جانے کے بعد آثار بے اثر و بیکار ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کے زیور عاریتا دینا ہی اس کی زکواۃ ہے۔ چنانچہ دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ صرف ایک دفعہ زکواہ دینا واجب ہے۔ اس کو بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور سب سے زیادہ ظاہر قول دلیل اور حدیث صحیح اور قوی کی و سے یہ ہے کہ زکواہ واجب ہے۔

حضرت مولانا محمد عبد الرحمان صاحب مبارک پوری شارح ترمذی نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے نزدیک ظاہر اور راجح قول یہ ہے کہ سونا اور چاندی کے زیوروں میں زکواۃ واجب ہے۔ یہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ پہلی حدیث

"روي ابوداود فی سننہ عن عمرو بن شعیب عن ابیھعن جدہ ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا ابنۃ لھا وفی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان ن ذھب فقال لھا اتعطین زکوۃ ہذا قالت لاقال ایسک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارینمن نار فالقتھما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقالتھما للہ ولرسولہ قال الزیلعی فی نصب الرایۃ بعد ذکر حدیث ابی داود ہذا مالفظہ قال ابن القطان فی کتابہ اسناد صحیح وقال المنزري فی مختصرہ اسنادہلامقال فیہ الخ"

''یعنی عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اور ان کے ساتھ ان کی ایک لڑکی بھی تھی۔ اور اس لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی زکواۃ دی ہے۔ ؟انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمھیں پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہنائے انہیں دونوں کنگنوں کے بدلے میں دو کنگن آگ کے۔ پس انہوں نے وہ دونوں کنگن نکال کر نبی کریم ﷺ کی طرف ڈال دیئے۔ اور عرض کیا کہ یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔'' دوسری حدیث

"عن ام سلمۃ انھا کانت تلبس اوضاحا ذھب فقالت یا رسول اللہ اکنز ہو فقال اذا ادیت زکوتہ فلیس بکنز اخرجہ ابوداود والدارقطنی وصححہ الحاکم کذافی بلوغ المرام وقال الحافظ فی الدرایۃ قواہ ابن دقیق العید"

''یعنی ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ سونے کے زیور پہنتی تھیں۔ پس انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا یہ کنز ہے۔ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اس کی زکواۃ دی ہے تو یہ کنز نہیں ہے۔''

تیسری حدیث

"عن عبداللہ بن شداد انہ قال دخلنا علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراي فی یدي فتخات من ورق فقال ماہذا یا عائشۃ فقلت صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتودین زکواتھن قلت لا او ما شاء اللہ قال ہو حسبک من النار رواہ ابوداود اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یحزجاہ وقال الحافظ فی الدرایۃ قال ابن دقیق العید ہو علی شرط مسلم"

''یعنی عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ پس میرے ہاتھ میں سونے کی انگشتری دیکھ کر فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کیا ہے۔ ؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان کو بنایا ہے۔ تاکہ زینت کروں میں آپ کے واسطے پس آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ان کی زکواۃ دی ہے۔ ؟ میں نے کہا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ کافی ہے تیرے لئے جہنم سے۔''

چوتھی حدیث

"عن اسماء بنت يزيد قالت دخلت انا وخالتي على النبي صلى الله عليه وسلم وعلينا اسورة من ذهب فقال لنا اتعطيان زكوتها فقلنا لاقال اما تخافان ان يسور كما الله اسورة من النار اديا زكوتها ذكرها لحافظ في التلخيص وسكت عنه وقال في الدراية في اسناده قال قال صاحب تحفة الاحوزي ففي صحة حديث يزيد نظر لكن لاشك في انه يصلح لاستشهادا نتہی"

''یعنی اسماء بنت یزید سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں اور میری خالہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں۔ اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے زکواۃ دی ہوئی ہے۔ ؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔ ان کی زکواۃ دے دو۔''

پانچویں حدیث

"عن فاطمة بنت قيس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم رطوق فيه سبعون مثقالا من ذهب فقلت يا رسول الله خذمنه الفريضة فاخذمنه مثقالا وثلاثة ارباع مثقال اخرجه الدار قطني وفي اسناده ابو بكر الهذلي وهو مضيعف ونصر بن مواحم وهو اضعف منه وفابعة عباد بن كثير اخرجه ابو نعيم في ترجمة شيبان بن زكريا في ناريخه كذا في الدراية"

''یعنی فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے۔ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک طوق لائی جو سات مثقال سونے کا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اس میں سے فریضہ لے لیں۔ پس آپ ﷺ نے اس میں سے پونے دو مثقال لے لیا۔''

چھٹی حدیث۔

"عن عبد الله بن مسعود قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ان لامراتي حليا من ذهب عشرين مثقالا قال فاذ كوته نصف مثقال واسناده ضعيف جدا اخرجه الدار قطني كذا في الدراية"

''یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میری بیوی کے پاس 20 مثقال سونے کا ایک زیور ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا پس اس کی زکواۃ ادا کرو''

الحاصل سونے اور چاندی کے زیور میں زکواۃ واجب ہے۔ اور عدم وجوب کے ثبوت میں جو آثار ذکر کیے جاتے ہیں۔ وہ ان احادیث کے سامنے بے اثر ہیں۔ رہی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع لیس فی الحلی زکوۃ سووہ باطل اور موضوع ہے۔

اہل حدیث

مزید تفصیل مسک الختام وغیرہ میں بھی دیکھنی چاہیے۔ یہ سب مذاہب اور اقوال کتب شروح حدیث میں درج ہیں۔ ہر ایک جماعت اپنے خیال کو اقوای سمجھتی ہے۔ واللہ اعلم (22 ستمبر 1939ء)

دیگر

زیور میں زکواہ فرض واجب نہیں اگر کوئی ادا کرے تو اچھا ہے۔ وجوب یا فرضیت ثابت کرنے کے لئے دلیل قوی قطعی کی ضرورت ہے۔ مسئلہ ھذا کے متعلق جس قدر احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ضعیف سے خالی نہیں۔ حافظ ابن قیمؒ نے اپنا مسلک یہی ظاہر کیا ہے۔ (اعلام) محدثین سے امام مالک۔ واحمد۔ وشافعی۔ بھی عدم وجوب کے قائل ہیں۔ (سبل السلام) (اہلحدیث 19 ستمبر 1941ء)

الجواب۔ سونے اور چاندی کے مستعمل زیورات کی نسبت مختلف روایات کے پیش نظر میرا خیال ہے۔ کہ زکواۃ احتیاطاً دے دینی چاہیے۔ (حضرت مولانا عبد الغفور ملا فاضل) بسکو

ہری بعض علماء کا مذہب ہے کہ زیور کا منگنی دے دینا بھی اس کی زکواۃ نکالنے کے مترادف ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ مستعمل زیوروں میں صرف ایک بار ادائیگی زکواۃ فرض ہے۔ یہ اختلاف اٹھارہ بیس اقوال پر مشتمل ہے۔ وجوب زکواۃ کے لئے جس ٹھوس اور بلا اختلاف ثبوت قطعی کی ضرورت ہے۔ ایسی کوئی دلیل میری نظر سے نہیں گزری۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ دلائل کی رو سے زیور مستعملہ میں زکواۃ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ (عبد الروئف رحمانی نائب ناظم مدرسہ جھنڈا نگر ریاست نیپال (2 اپریل 53ء) میرے نزدیک زیورات مستعملہ میں زکواۃ فرض نہیں ہے۔ (مولانا ظفر عالم میرٹھی مدرس مدرسہ دار الحدیث مالی گاؤں)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 01 ص 697-702

محدث فتویٰ